http://baask.com/literature

رجسٹرڈ نمبر ایس ۲۵۲

زیر سرپرستی مولانا الحاج مولوی محمد عثمان بلوچ

THE ALBALOOCH
KARACHI.

البلوچ

تمام قوم بلوچ کا واحد و حقیقی ترجمان

ہفتہ وار

کراچی

Per copy 0-0-6
قیمت فی پرچہ دو پیسہ

مدیر
(مولوی) عبدالصمد سربازی

نمبر ۲۳	بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۲ء بروز یکشنبہ مطابق ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ	جلد ۱

اڈیٹر صاحب! خلاف توقع آج البلوچ مورخہ ۳ دسمبر ۳۲ء نظر آیا۔ اسکے پہلے کالم میں ایک نظم بعنوان حل طلب معمہ از شاہ محمد شفیق صاحب بخی پیر و مرشد مقطع میں آزاد صاحب کو مخاطب کرکے حل معمہ چاہتے ہیں۔ شاید پیر و مرشد کو معلوم نہیں کہ آزاد صاحب شاعر نہیں۔ اب اگر نظم کا جواب نثر میں دیا جائے تو ادبی دنیا میں معیوب تصور کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی اور جواب دے تو نامعقول — علاوہ ازیں پرچہ بھی تازہ نہیں۔ یہ مسلّم ہے کہ جذبات کی رو اختیاری نہیں، اگر مجھے یہ ضرور کہا جائیگا کہ تو کون ... مگر میں کوشش پرورش میں جذبات بیجا ویکر ضرور نظم لکھتا ہوں۔

حل طلب معمہ

مجھکو اک شخص سے محبت ہے
اس سے کچھ خواہش کتابت ہے
اور پھر شیوۂ زلیخا کو
کیا کروں زندہ جب یہ حالت ہے

اس سے یہ راز بھی چھپانا ہے
کہ مجھے اس سے کچھ محبت ہے
کہ مجھے خود بھی اے شفیق من
اپنی اوقات سے ندامت ہے

اس کے دو تمغے بھی پڑا ہے ہیں
جن میں پنہاں جہان الفت ہے
مجھکو سب لوگ کہتے ہیں عنقا

یوسف اسکو کہوں اگرچہ میں
تو محبت کی صاف دعوت ہے
یہ ہوں میں یہ مری بضاعت ہے

گر کہوں اسکو میں عزیز تو بھی
عشق مخفی کی شہادت ہے
عنقا بوتی اذکوٹ

http://baask.com/literature

باشندگان بلوچستان کیلئے درسِ عمل

مسلم اور اس کا وجود

(از شاہ محمد شفیع بلوچ)

اے بلوچستان کے باشندو! اس وقت تک آپ کی [illegible] دنیا بلوچ کالم [illegible] مسئلے (اعتقاد) کے متعلق بار بار اظہار کر چکے ہوں گے، جن حرکات و مقاصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے کانفرنس کا انعقاد ضروری تصور کیا گیا ہے۔ وہ قریب قریب تمام حالات [illegible] میں [illegible] نہیں ہے۔

آپ سے میرا یہ عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ قوم ہر پہلو سے تنزل کے عمیق غار میں پڑے ہوئے ڈوب رہے ہیں۔ مگر اب تک بھی اپنی حالت زار کا احساس نہیں ہوتا۔ یہ بیچارے مصائبات زمانے کے تختۂ مشق ہو کر اپنی ہستی سے محروم ہو چکے ہیں۔ نفاق اور خود پرستی کی وجہ سے [illegible] اخوت کا مادہ ختم ہو چکے ہیں مگر ابھی تب بھی غیرت کو جوش نہیں آتی۔ کیا یہی دعوائے اسلامیت ہے۔ کیا جوش ملی و حمیت اسلامی کا کوئی اثر موجود نہیں رہا؟ اگر ہے تو کیوں اب تک مردہ قوم کو احساس نہیں ہوتا۔

تمہیں چاہئے کہ ملک و قوم کا مفاد سوچے اور ان سے وہ حرکات حاصل کیجئے کے بہتر [illegible] کیونکہ ہمارا مذہب بھی یہی سکھاتا ہے کہ ایک کے درد و تکلیف کو اپنا سمجھیں اور اسکی دکھ میں شریک ہو کر اخوت کا ثبوت دیتے ہوئے [illegible] کوشش کریں۔ اور ہر ایک ملت کے درد مند انسان کو اس کے صحیح علاج سوچنے کے لئے [illegible] اور مصائب [illegible] کا عزم [illegible] قوم اپنے بھائیوں کے مصائبات کے [illegible] تہذیب اسلامی کے گیت سے [illegible] کے مستقبل شاندار اور خوشحال بنانے کے لئے تدابیر کی جائے [illegible]۔

اگرچہ آج تک آپ ایک وقت سے ایسے غریب مفلوک الحال بھائیوں کی ابتر حالت کا منظر ملاحظہ کر رہے ہیں۔ اور [illegible] احباب کی اپیلیں پڑھ رہے ہیں، مگر کوئی توجہ اس طرف مبذول نہیں فرمائی۔ اگر آپ کو کوئی اس طرف متوجہ کرتا ہے۔ تو آپ ان پر لال پیلے ہو جاتے ہیں۔ [illegible] کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ [illegible] گورنمنٹ عالیہ کے برخلاف انقلابی ہونے کا بھی خطاب دے دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ [illegible] کے نزدیک کون سے ہیں کہ آپ ایک غلط بیان [illegible] ضمیر فروشی کرتے ہوئے قوم کی [illegible] سے گریزاں ہوتے ہیں۔ [illegible] صرف خلافت اور [illegible] کی دھن میں مگن [illegible] اپنے ہاتھوں سے ذلیل [illegible] کی تمام [illegible] آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ خداوند ذوالجلال اور جناب رسول اکرم کے سامنے کیا منہ دکھاؤ گے۔

اے ذی عزت ذی ہوش توحید کے پرستارو! ذرا سوچ مسلم اور اس کے وجود کی حقیقت پر غور و [illegible] فکر کرو۔ [illegible] قوم کی زندگی کا چراغ گل ہو رہا ہے [illegible] قومیں [illegible] ہماری کوئی وقعت ان کی نظر میں نہیں ہے۔ [illegible] ضلالت میں پڑ کر اسلامی جوہر مفقود کر چکے ہیں۔ تعلیمی معاشی اقتصادی مذہبی نقطۂ نگاہ سے بے بہرہ [illegible]

اے کاش اگر تم مسلمان ہوتے، تمہارا ایمان توحید پر قائم ہوتا، تم کو جذبۂ اخوت و پیروی احکام الٰہی و ناموس مصطفےٰ کا احساس ہوتا! مگر ان باتوں کے مفقود ہونے کے ناپاک اثرات نے تمہیں بے عمل بنا دیا ہے۔ جس کا نتیجہ سب پر عیاں [illegible] رہا ہے۔

اے عزیز بلوچ اور بلوچستان کے باشندے اسلامی سرفروشی، توکل، عمل اور [illegible] بے پناہ جذبہ سے کام لیتے ہوئے ان مصائب کے دور کرنے کے لئے آمادہ ہو جاؤ، اور [illegible] قوم کا بگڑا ہوا شیرازہ متحد کرتے ہوئے قبیح رسومات کا قلع قمع کرو جس کی وجہ سے اس وقت ملک و قوم مصائب کا شکار ہے۔ ان مصائب کے پہاڑوں کو تنکے کی طرح صاف کر دو۔

اگر آپ مشکل حیات اور تنازع البقاء میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو خدارا بیدار ہو جاؤ، اور قوم و ملک کی بھلائی کے لئے آل انڈیا بلوچ کانفرنس میں شرکت فرما کر اپنی اسلامیت کا ثبوت دو۔

مسلم کا عزم آج بھی جب وقت اسلامی سوز و ساز سے معمور ہو تو کانفرنس کی کامیابی جو قوم کی بہتری اور ملک کی کامیابی ہے کوئی مشکل نہیں۔

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

سعی بلیغ

ایک غلط افواہ کی تردید

سفید پوشوں کی سفید جھوٹ

جب سے غریب مزدوروں لیاری کی طرف سے کثرت رائے سے نمائندہ منتخب ہو کر کراچی میونسپلٹی میں گیا ہے اس وقت سے میرے بعض کرم فرما اپنے اغراض [illegible] کی بنا پر ہر قسم کی غلط اور بے بنیاد افواہیں عوام میں پھیلاتے رہتے ہیں جن ان کے ہر ایک بہتان و اتہام کا نہایت زور و سنگ کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا۔ مگر اب بعض احباب کے اصرار پر مجبوراً ایک افواہ کی پر زور تردید کرتے ہوئے صاف صاف کہتا ہوں کہ مجھے اس اعلان سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں۔ بلکہ صرف اظہار حق و افشاء صدق مطلوب ہے۔

افواہ:

میرے بعض دوست نما دشمن ناخواندہ و جاہل طبقہ میں یہ افواہ پھیلا رہے ہیں کہ خدانخواستہ میں نے میونسپل ہسپتالوں کے ایک ڈاکٹر یا میڈیکل آفیسر کی [illegible] کے عائد ہونے کے حق میں تھا اور میں نے ہی اس تجویز کی حمایت کر کے منظور کروایا ہے۔ نعوذ باللہ۔ یہ ایک صریح اور سفید جھوٹ ہے۔ اور افترا ہے۔ اگر کوئی صاحب اس معاملہ کی تحقیق کرنا چاہے۔ تو میونسپل ریکارڈ موجود ہے۔ جو اس معاملہ میں میری بے گناہی پر دال ہے۔

میں نے پر زور الفاظ میں اس تجویز کی مخالفت کی تھی۔ چیف آفیسر و پریذیڈنٹ صاحبان سے بالمشافہ و ملاقات و بذریعہ خط و کتابت اس کے متعلق تعرض کر سکتے ہیں اور مجھے اس کے متعلق صرف اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

اپنے بھائیوں سے دست بستہ درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ کوئی اس قسم کی افواہ ہو تو اسکی بلا تحقیق تشہیر نہ کرو یا کریں۔ خداوند ذوالجلال کا بھی یہی فرمان ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا [illegible] الآیۃ سورۂ حجرات پارہ ۲۶۔

آپکا ایک خادم [illegible]
مولوی [illegible] بلوچ میونسپل کونسلر کراچی

صفحہ ۳ البلوچ کراچی
۱۹ دسمبر ۱۹۳۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہفتہ وار
البلوچ
کراچی
۱۹ دسمبر ۱۹۳۲ء بروز اتوار

کراچی میونسپلٹی
اور لیاری کوارٹر

(۲)

ہم نے گزشتہ ہفتے کے پرچہ میں تمہید کے طور پر لیاری کوارٹر کے بعض حالات ناظرین کرام کی معلومات بڑھانے کے لئے ظاہر کئے تھے۔ آج ہم تفصیل وار ایک ایک بات پر بحث کرینگے تاکہ لیاری کوارٹر کی [illegible] معلومیت [illegible] پر اچھی طرح سے واضح ہو جاوے۔

دو سال قبل کراچی میونسپلٹی کے موجودہ پریذیڈنٹ نے ایک لمبا چوڑا خط لیاری کی اصلاح کے نام سے اخباروں میں شائع کروایا تھا۔ اگر ناظرین اس خط کو سامنے رکھکر ہماری گزارشات پر بھی نظر ڈالینگے تو ان پریذیڈنٹ صاحب کا عندیہ و مقصد اچھی طرح واضح ہو جائیگا۔

اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ [illegible] صاحب موصوف کا خیال ہے کہ لیاری کو موجودہ حالت سے بہتر حالت میں لایا جاوے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کسی سمجھدار انسان کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اگر اصلاح کرنے [illegible] ان کا مقصد ہے اور یقیناً یہی ہے کہ غریبوں کا وہ طبقہ جو یہاں بود و باش رکھتا ہے بہت عرصہ سے [illegible] ان کو لیاری کے پرے عوض میں پلاٹ دیکر، پلاٹ دو تین کوس دور شہر کے باشندے ہی کو [illegible] دیئے گئے، اس فیصلہ کو کوئی منصف مزاج آدمی قبول کریگا؟ [illegible] باشندگان لیاری کے حق میں ایک صریح ناانصافی تصور کریگا۔ اب ہم لیاری کی تاریخ پر روشنی ڈالینگے تاکہ لیاری کی حقیقت واضح ہو کہ یہ پہلے کیا تھی اور اب کیا ہے اور [illegible] کیا ہوگی۔

تاریخ لیاری

ایک صدی قبل جبکہ کراچی کی حیثیت ایک مختصر گاؤں سے زیادہ نہ تھی، لیاری ایک سنسان ویرانہ علاقہ تھا اور جھاڑیوں اور گھنے درختوں سے پٹا پڑا تھا اور درندوں کا مسکن اور ادھر کا مرکز تھا۔

وہ ایسا خوفناک منظر پیش کرتا تھا کہ شہر کا کوئی فرد اس طرف سے گزرنے کا حوصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ [illegible] دیکھئے کہ جب یہ علاقہ [illegible] ناممکن تھا۔ چوروں اور ڈاکوؤں کا [illegible] ایسی پر رعب و خوف جگہ کو صاف کرنے پر بھی کوئی شہری تیار نہ تھا۔ وقت کا کلکٹر و دیگر افسران یہ چاہتے تھے کہ ایسے آدمی [illegible] ہوں جو اس خطہ زمین کو آباد کریں تاکہ شہری آبادی کے ساتھ ساتھ یہ زمین بھی رفتہ رفتہ قابل رہائش ہو جائے۔ [illegible] کراچی کا علاقہ [illegible] مبتلا تھا [illegible] کے باشندے کراچی کا نام سنا ہوا تھا۔

[illegible] کشتیوں کے ذریعے [illegible] سفر کر کے [illegible] پہنچے۔ افسران وقت اور اراکین [illegible] نے بطور مہربانی انہیں اس حصہ زمین پر سکونت رکھنے کا مشورہ دیا مگر اس بات کو مد نظر رکھا کہ [illegible] یہاں [illegible] اور کوئی [illegible] کے باشندے اپنا حق [illegible] قائم [illegible] کی [illegible] ایک نمونہ [illegible] آج مختلف محلوں میں [illegible] کی طرف سے چھوٹے چھوٹے پلاٹ کے نام سے مشہور ہیں، اور جنہیں میونسپلٹی کی طرف سے پٹے عطا ہوئے وہ انکے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ [illegible] پائے جاتے ہیں۔

[illegible] کے [illegible] باشندے [illegible] کرتے ہوئے اس علاقہ کو آباد کیا۔

ان دنوں جب یہ حالت تھی کہ کسی طرف سے [illegible] آبادی کے [illegible] طرف [illegible] کا سیلاب [illegible] بنا ہوا تھا [illegible] حاصل کرنے میں کچھ [illegible] تھے۔

ایک صدی گزرنے کے بعد اب لیاری اس قابل ہوا ہے کہ شہر کے وسط و [illegible] کے آدمی اس کو [illegible] بلا خوف و خطر آباد ہوں۔ موجودہ میونسپلٹی اپنی ساری توجہ اسی پر مرکوز کر رکھی ہے۔ اور [illegible] اسے ہر وقت دامنگیر رہتا ہے۔ اور [illegible] اسی سوچ بچار میں رہتی ہے کہ کسی طرح [illegible] کے باشندے [illegible] ہو کر لیاری کو [illegible] خالی کر کے [illegible]

[illegible] بلوچ مقتول ہے [illegible] کریں [illegible] وہ خیال ہے جو [illegible] کے واقع [illegible] سال [illegible] سلسلہ [illegible] نہیں کرتے ہیں۔ [illegible] نظروں میں غریب طبقہ [illegible] انکو [illegible] اپنے غریب [illegible] کرانا چاہتے ہیں۔ کیا [illegible] میونسپلٹی کے [illegible] لیاری کو قبول کرنے کیلئے تیار ہو۔ کیا [illegible] علاقہ جسے [illegible] اپنے بزرگوں [illegible] دیگر امراء [illegible] کی [illegible] سکتا ہے۔ [illegible] کرتا ہو۔ [illegible] ترین جواب [illegible] کو نہیں، اور اگر واقعی تم لیاری کو ارزاں خالی کرنے کے لئے تیار نہیں تو اپنے موجودہ [illegible] کو چھوڑ کر [illegible] متفق ہو جاؤ۔ [illegible] ہو کر میونسپلٹی [illegible] مقابلہ کرو۔ اور اس وقت تک صبر کرو جب تک اس زمین پر اپنا حق ثابت کر کے مالک نہ بنجاؤ۔

قارئین کرام
"البلوچ"

کو خوشخبری پہنچاتا ہے کہ خیرخواہان البلوچ کے متواتر اور مستند اصرار پر ہم نے اب یہ عزم بالجزم کر لیا ہے کہ [illegible] اسکی کتابت و طباعت و نشر و اشاعت بالکل صحیح وقت پر عمل میں آئے۔ [illegible] بھیجا جائے گا اور قیمت [illegible] اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے مخیر و قدرشناس اہل دل برادران بلوچ و باشندگان [illegible] اپنی غیرت قومی و حمیت ملی و ایثار اسلامی سے متاثر ہو کر اس نونہال "بلوچ" کیلئے کیا قربانی کر سکتے ہیں۔

[illegible] امتحان ہے [illegible]

خادم قوم مینجر

http://baask.com/literature

تلخیص خبریں

ٹوکیو ۵ دسمبر۔ اس خبر کی بے تصدیق ہو گئی ہے کہ جاپانی فوج کے ہوائی بیڑہ نے جیہول پر [illegible] کو شکست فاش دی جیہول میں [illegible] کے [illegible] ایسٹرن [illegible] ہو گئے ہیں ایک [illegible] سپاہ [illegible] جا رہا ہے؛

[illegible] دسمبر۔ انگلو پرشین آئل کمپنی [illegible] کے وزیر [illegible] ولایت کو [illegible] لکھا ہے۔ کہ کمپنی اس [illegible] تیار رہیں [illegible] ہے۔ [illegible] حکومت [illegible] کوئی حق نہیں [illegible] کمپنی [illegible] حکومت [illegible] ہے۔

[illegible] حکومت ایران نے کمپنی کے خلاف [illegible] کہ کمپنی کی تجاویز [illegible] نا قبول ہیں۔

[illegible] ۵ دسمبر۔ حکومت ایران نے پرشین کمپنی کی مراعات واپس لینے کا اعلان کیا ہے [illegible] برطانیہ میں عجیب ہل چل مچی ہوئی ہے [illegible] حکومت برطانیہ حکومت ایران [illegible] اقدام پر نہایت مضطرب ہو کر [illegible] مجلس اقوام [illegible] حکومت ایران نے [illegible]

پیش ہوئی تھی؛

۲ دسمبر کو برطانی وزیر نے طہران میں حکومت ایران کو یہ دھمکی دی۔ کہ حکومت برطانیہ اس اقدام کو اہمیت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور وہ اس معاملہ میں سخت ترین رویہ اختیار کرنے سے بھی گریز نہیں کرے گی؛

حکومت ایران کو یہ دھمکی بھی دی گئی ہے کہ برطانیہ کبھی گوارا نہ کرے گا کہ حکومت ایران کمپنی کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے۔ یا کمپنی کی حدود اور کمپنی کے کاروبار میں کسی قسم کی مداخلت کرے؛

واشنگٹن ۲ دسمبر۔ جنرل میگلس فوج کے بڑے افسر نے اپنی سالانہ رپورٹ میں حکومت کے سامنے تجویز پیش کی ہے۔ کہ غیر ممالک میں فوجی تخفیف عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ اسلئے امریکہ کو بھی اپنی فوج بڑھا لینی ضروری ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ سر دست چار ہزار فوجی افسر اور ایک لاکھ ۶۵ ہزار سپاہیوں کا اضافہ ہو جانا لازمی ہے؛

شنگھائی ۳ دسمبر۔ منچوریا میں جنرل سینگ [illegible] کی قیادت میں جاپانیوں نے جارحانہ کاروائیاں شروع کر دی ہیں ان لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ایک دن میں [illegible] میں داخل ہو جائیں گے ہوائی بیڑے [illegible] شہر پر گولہ باری شروع کر دی ہے؛

قاہرہ ۳ دسمبر۔ (ڈاک) مصر کے مشہور نجومی شیخ محمد سیاروں کو تیس برس سے دیکھ رہے ہیں ان کا خیال ہے۔ کہ عنقریب فرانس اور اٹلی میں خوفناک جنگ شروع ہو جائے گی۔ برطانیہ فرانس کی حمایت کرے گا۔ مگر ناکام رہے گا اس لڑائی کا ہندوستان کے حالات پر بہت اثر پڑے گا۔ شیخ صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ اس جنگ میں بے شمار مصیبتوں اور تکالیف کا سامنا ہوگا؛

معاصر الفتح نے زنجبار کے انگریز ڈائرکٹر تعلیمات کے متعلق جو خبر درج کی ہے۔ اس کی حقیقت "الجامعۃ الاسلامیہ" یافا کے ایک پیغام سے منکشف ہو جاتی ہے۔ معاصر موصوف رقمطراز ہے۔ کہ انگریز ڈائرکٹر تعلیمات نے اپنی سالانہ تقریر میں فرمایا۔ کہ زنجبار اور مشرقی افریقہ میں مسیحی تبلیغ و اشاعت کی انجمنیں کمل طور پر ناکام و خاسر رہیں خصوصاً اسلامی علاقوں اور باشندوں میں ان کی نامرادی بحد کمال کو پہنچ گئی۔ باوجودیکہ [illegible] انگلک چرچ نے سلطان زنجبار سے تبلیغ کی اجازت بھی لے لی تھی پھر بھی ان کو ایک شخص بھی اب تک مسیحی ہو جانا۔ البتہ بت پرستوں میں سے بعض لوگ کو وہ لے آئے؛

جمعیت اقوام میں عراق کے داخلے پر جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے ملک فیصل والی عراق کے نام ذیل کا برقی پیغام بھیجا۔

جلالتمآب برادرم ملک فیصل المعظم بغداد

ہم اپنے جلالتمآب بھائی اور ملت عراق کی خدمت میں عراق کے داخلہ جمعیت اقوام پر اپنی مسرت و شادمانی کے تاثرات پیش کرتے ہیں۔ اور جلالتمآب شاہ عراق اور قوم عراق کے لئے حال و استقبال میں رفاہ اور کامیابی کے طلبگار ہیں؛ عبد العزیز

جواب

جلالتمآب برادرم ملک عبد العزیز السعود المعظم ریاض

آپ نے عراق کے داخلہ جمعیت اقوام پر جو پیغام تہنیت ارسال کیا ہے۔ اس نے ہمارے دل کے بہترین گوشہ میں جگہ پائی اور ہم جلالتمآب ملک سعود کے اظہار شادمانی کیلئے شکرگذار ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا جلالتمآب اور آپ کی قوم پر خیر و سعادت نازل فرمائے

فیصل

عربی اخبارات نے اس سے پیشتر اطلاع دی تھی کہ شاہ ایران رضا شاہ پہلوی عنقریب انقرہ کا سفر اختیار کریں گے۔ اور غازی پاشا کے ساتھ بعض اہم معاملات پر گفتگو کریں گے؛

اب معاصر الجامعۃ الاسلامیہ یافا لکھتا ہے کہ شاہ ایران کے سفر ترکی کے متعلق بعد میں کچھ معلوم نہیں ہوا۔ لیکن اسقدر صحیح ہے۔ کہ وہ مصطفےٰ کمال پاشا سے ولایت "وان" میں ملاقات کریں گے۔ اور غالباً موضوع گفتگو کردوں کا مسئلہ ہوگا؛

معاصر الفتح (مصر) رقمطراز ہے۔ کہ زنجبار میں ایک قوم "قمریین" کے نام سے موسوم ہے۔ اس قوم نے اپنے بچوں اور بچیوں کیلئے ایک مدرسہ قائم کر رکھا ہے۔ اس مدرسہ کی سالانہ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مدرسہ کی انتظامی کمیٹی انگریز مدیر تعلیمات کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس سے مطالبہ کیا۔ کہ حکومت زنجبار نے جو امداد خاص خاص مدارس کے لئے مقرر کی ہے اور جس میں سے عیسائی مدارس اور ہندوؤں کے مدارس کو عطیات دئے جاتے ہیں ہم کو بھی اس میں سے ہمارا حصہ دلوایئے۔ مدرسہ قمریہ کے مطالبہ پر انگریز مدیر تعلیمات نے جواب دیا۔ کہ اس مدرسے کو امداد نہیں دی جا سکتی۔ وہ اس امداد کا اسلئے مستحق نہیں کہ اس کے نصاب تعلیم میں زبان عربی کی تعلیم بھی داخل ہے۔ نیز کہا۔ کہ "قمریوں" کیلئے زبان عربی کی تعلیم بالکل بیکار ہے۔ یہ ان کی مادری زبان نہیں ہے۔ اور حکومت اسے تسلیم نہیں کرتی؛

معاصر الفتح اس خبر کی اشاعت کے بعد لکھتا ہے۔ کہ زنجبار کا سلطان عربی النسل ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہاں عربی زبان کے قلع قمع کا سلسلہ جاری ہے بہر حال ہم انگریز مدیر تعلیمات کے شکرگذار ہیں کہ ان کی صراحت سے اہل زنجبار کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ ان کے دشمن کون ہیں اور ان کے دوست کون ہیں؛

http://baask.com/literature

تقریر اعلیحضرت سرکار ہز ہائینس خان صاحب بہادر والئی قلات بلوچستان دام اقبالہ

بموقعہ دربار منعقدہ بتاریخ یکم نومبر ۱۹۳۲ء

سرداران و معتبران

آج اہالی مکران نے اپنے سپاسنامہ میں جن نیک اور وفادارانہ خیالات کا اظہار اس دربار میں کیا ہے۔ ہمکو ان سے بہت مسرت اور اطمینان حاصل ہوئے۔ مکران کی وفاداری پر ہم ہمیشہ فخر رہا ہے۔ اور ہمکو یقین واثق ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی اپنی وفاداری و جان نثاری کی روایات کو برقرار رکھنے میں کوشاں رہیں گے؛

گذشتہ دربار سلامی کے موقع پر جو بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو اس جگہ منعقد ہوا تھا۔ کل مختلف قسم کی ۳۲ درخواستیں زمینداران مکران کی طرف سے پیش کی گئی تھیں ان میں سے ۲۰ درخواستیں وصولی مقدمات سے تعلق رکھتی ہیں نائب وزیر اعظم مکران کو ان کے متعلق ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ان کے متعلق جلد از جلد کارروائی عمل میں لاوے۔ بقایا بارہ درخواستوں میں مراعات مندرجہ ذیل کیلئے التجا کی گئی ہے؛

اول ترمیم قواعد سونگ

دستور العمل وصولی سونگ کسی قدر پیچیدہ ہے جس سے نہ فقط رعایا بلکہ اہلکاران ریاست بھی غلط فہمی میں پڑ جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ رعایا کو جائز و ناجائز شکایات کا موقع ملا ہے چونکہ اس سال زیادہ تر علاقہ ریاست میں سونگ کی وصولی اجارہ پر دی گئی ہے۔ اس لئے سال حال کے دوران میں تا اختتام سال موجودہ قواعد میں کوئی ترمیم کرنا بہت مشکل ہے۔ ہم نے موجودہ دستور العمل سونگ کی ترمیم کے متعلق نائب وزیر اعظم مکران سے مفصل رپورٹ طلب کی ہے رپورٹ موصول ہونے پر ہم انشاءاللہ سال نو میں موجودہ دستور العمل کی ترمیم کیلئے احکام جاری کرکے جہاں تک ہو سکا رعیت کے لئے سہولیت پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

دوئم۔ معافی مالیہ نخلات خشک شدہ۔ یا نقصان شدہ

ہم نے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ کہ جن مقامات پر نخلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے یا بوجہ کسی آفت کے نخلات خشک ہو گئے ہیں یا ثمردار نہیں رہے ہیں۔ ان کے متعلق دریافت کرکے مالیات نخل بابت سال حال کی وصولی کو سال آئندہ تک ملتوی کیا جاوے۔ ابتدا سال نو میں نخل شماری از سر نو کی جاوے گی۔ اور جو مالیات جدید نخل شماری کے رو سے قائم کئے جاوینگے اس کے مطابق مالیات سال حال جو ملتوی شدہ ہونگے وصول کئے جاوینگے۔ جو نخل کاریزوں کے خشک ہونے کے باعث ثمردار نہیں رہے یا ان کا ثمر کم ہو گیا ہے تو ایسی صورت میں مقامی افسر بعد دریافت و ملاحظہ موقع ایسی تخفیف کے لئے سفارش کریں گے جو مناسب اور صحیح ہو۔

سوم۔ وصولی مالیہ بصورت جنس

آئندہ کیلئے ہم نے حکم دیا ہے۔ کہ مالیہ محصولات از قسم گندم۔ جو۔ جواری۔ شالی وغیرہ جنس میں وصول کیا جایا کرے؛

چہارم۔ ترمیم تقسیم زرشاہ

زرشاہ کا معاملہ زیر دریافت ہے۔ بعد تکمیل دریافت نئی تقسیم کے متعلق احکام جاری کئے جاویں گے؛

پنجم۔ ترمیم قواعد گذشتہ یعنی ترنی

ان کے متعلق جو شکایات کی گئی ہیں۔ وہ بالکل نا واجب ہیں۔ باشندگان بلوچستان کے لئے دیگر علاقہ جات میں شرح گذشتہ یعنی ترنی بزرگو سنفد ارزانی شائع کی گئے۔ ماسوائے ایک شتر دار [illegible] لانے کے جو ہر گھر کیلئے معاف ہے

بیل۔ ماسوائے ایک جوڑہ بیل [illegible] برائے قلبہ رانی

شتر نر	۱۰ ر
شتر مادہ	[illegible] ر
گاؤمیش	[illegible] ر
خر	۴

جہاں بلوچستان کے دیگر علاقہ جات میں آٹھ قسم کے مال مواشی پر گذشتہ یعنی ترنی وصول کیا جاتا ہے۔ مکران میں صرف بزرگو سنفد پر ارزانی شائع وصول کیا جا رہا ہے۔ معلوم نہیں کہ کس وجہ سے ریاست کو یہ خسارہ دیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ گذشتہ کے متعلق جن مراعات کی التجا کی گئی ہے۔ وہ بالکل قابل شنوائی نہیں۔ اسبارہ میں ہم غور کر رہے ہیں۔ اور بعد دریافت احکام جاری کئے جاوینگے۔ البتہ بعض اشخاص نے یہ شکایت کی ہے۔ کہ گذشتہ دوبارہ وصول کیا جاتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو دوبارہ وصولی ناجائز ہے ہم نے اپنے افسران کے نام تاکیدی احکام جاری کر دیے ہیں۔ کہ گذشتہ کسی صورت میں دوبارہ وصول نہ کیا جاوے۔ اور اس کا انسداد فوراً کیا جاوے؛

ششم۔ معافی مالیہ کرپی۔ لوسن بھوسہ

بعض اشخاص نے یہ استدعا کی ہے۔ کہ محصول مالیہ ریاست۔ بھوسہ کرپی اور لوسن پر وصول نہ کیا جاوے۔ معلوم رہے کہ علاقہ سرکار برطانیہ میں بھوسہ و کرپی غلہ کی مقدار کے برابر وصول کیا جاتا ہے۔ یعنی جتنے من غلہ گندم یا جواری حصہ سرکار ہو۔ اتنے ہی بھوسہ یا کرپی وصول کیا جاتا ہے۔ ریاست کے دوسرے حصص میں بھی یہی شرح ہے۔ برعکس اس کے مکران میں بھوسہ و کرپی نصف شرح پر لیا جاتا ہے یعنی جتنے من غلہ گندم و جواری ہو۔ اسکی نصف تعداد کے برابر بھوسہ کرپی وصول کیا جاتا ہے۔ لوسن پر دیگر علاقہ جات میں مالیہ بھوسہ و کرپی کی نسبت بہت زیادہ ہے ایسی صورت میں یہ درخواست کہ بھوسہ کرپی اور لوسن پر مالیہ وصول نہ کیا جاوے نا مناسب ہے حق تو یہ ہے کہ موجودہ صورت حالات میں شرح مالیہ بڑھائی جاوے۔ لیکن سردست ہم اسبارہ میں زمینداران پر زیادہ بوجھ ڈالنا پسند نہیں کرتے

ہفتم۔ ترمیم شرح مالیہ موضع آپسر

باشندگان آپسر کی درخواست ہے کہ ان سے مالیہ کی بجائے شرح ۱/۴ وصول کیا جاوے۔ احکام جاری کر دیئے گئے ہیں کہ اس بارہ میں مناسب سفارش پیش کی جاوے؛

ہشتم۔ کمی محصول بیش و چٹائی

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ بیش و چٹائی علاقہ دشت و [illegible] سے گوادر کو جاتی ہے۔ اس پر شرح کسٹم بمقابلہ دیگر اشیاء ریاست کی نسبت زیادہ ہے۔ ہم نے حکم دے دیا ہے۔ کہ آئندہ شرح کسٹم کو کم کرکے اسی شرح پر کسٹم وصول کیا جاوے۔ جس پر کہ سبی وغیرہ میں وصول کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں۔ کہ جہاں تک ہو سکے چٹائی و بیش سوداگروں کو جاوے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو وہ چٹائی و بیش بندرگاہ سبی میں جہاز پر بار کریں۔ اس میں ہمکو بہت فائدہ کی امید ہے۔

نہم۔ ہنگ سمگلنگ ماہی بیرون حدود ریاست

ہمکو یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض ماہی گیر باشندگان قلات حدود ریاست سے باہر ماہی کا شکار کرتے ہیں اور وہاں سے براہ راست حدود ریاست سے باہر فروخت کرتے ہیں ان سے [illegible] بالخصوص بندر جیوانی میں طریق دوبارہ وصول کیا جاتا ہے۔ یہ محصول ناجائز ہے۔ اور ہم نے اس کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ البتہ جو ماہی گیر علاقہ غیر سے آ کر حدود ریاست قلات کے پانی میں شکار کریں۔ خواہ وہ ریاست کے بندرگاہ میں لادیں یا نہ لادیں ان سے ٹھیکہ محصول لیا جایا کرے گا

دہم۔ منسوخی [illegible]

[illegible]

بقیہ بر صفحہ ۶ کالم ۴

آل انڈیا بلوچوں سے دو دو باتیں

"جیکب آباد چلو"

([illegible] بلوچ)

صبح کا سہانا وقت تھا۔ میں [illegible] [illegible] تھی [illegible] دنیا نیند میں [illegible] سے [illegible] اٹھ کر [illegible] تھا۔ شور اس [illegible] ہی تھا کہ [illegible] خلاف [illegible] بلند کرنے کا عزم [illegible] ہے ذوق حقیقی کی عبادت میں محو تھا۔ مگر میرے ماحول [illegible] اسی طرح [illegible] وقت [illegible] ایک شور تھا اور [illegible] میں [illegible] بلکہ [illegible] جیکب آباد [illegible] سے [illegible] اثر [illegible] بازگشت کی طرح [illegible] کے خلاف میرے کانوں میں دیر تک گونجتی رہی غرض وہ [illegible] اس قدر موثر ثابت ہوا کہ میرے اپنے چاروں طرف کی سفید دیواروں پر جلی حروف کا سیاہی سے لکھا ہوا پایا۔ کہ جیکب آباد چلو۔ میں نے آنکھوں کے ملنے کی بے سود کوشش کی۔ لیکن وہ بدستور قائم رہا۔ مجبوراً مجھے اٹھنا پڑا۔ اور جب میں کھڑکی سے باہر نکلوں آسمان پر نظر دوڑائی۔ تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ اس سبز گنبد پر بھی جو [illegible] ہی [illegible] سے [illegible] جیکب آباد چلو [illegible] ہوئے [illegible] کے [illegible] دیکھا [illegible]

جیکب آباد چلو

[illegible] اب [illegible] اس [illegible] معلوم ہوا کہ جیکب آباد میں بلوچوں کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔

آج وہ زمانہ ہے۔ کہ ہر قوم اپنے مطالبات اور حقوق کے لئے لڑ رہی ہے۔ لیکن بلوچ ہی ہے۔ کہ [illegible] غفلت کی نیند سے بیدار نہیں ہوتا۔ جاگ اے بخت [illegible] جاگ [illegible] کب تک اس خواب گراں میں مست رہوگے قافلہ جاگ اٹھا ہے۔ اور رحلت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ لیکن بلوچ ہے کہ اب تک محو خواب [illegible] ہے۔ قافلہ روانہ ہو چکا۔ اور اب اے خفتہ بخت بلوچ تیرا خدا حافظ لیکن خدائے تعالیٰ نے تو پہلے سے ہی فرمایا ہے۔ کہ وہ اس قوم کی حالت ہرگز نہیں بدلے گا۔ جو کہ خود فکر نہ کرتی ہو۔ آج جب ہر مسلم اخبار بلوچوں کیلئے کالم کے کالم سیاہ کر رہا ہے۔ آج جبکہ ان کا اپنا اخبار البلوچ اپنی پست آواز کو بلند کرنے کی سعی کر رہا ہے۔ آج جبکہ بلوچی سردار علماء اور رؤساء جیکب آباد جاکر بلوچی شان کو دوبالا کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ آج جبکہ آسمان بھی بلوچوں کی شوریدہ بختی پر آنسو بہا رہا ہے۔ بلوچ ہی ہے۔ کہ اٹھنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اسی طرح کروٹیں بدل رہا ہے۔ بلکہ اگر کچھ توجہ کرتا ہے۔ تو خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بیخ [illegible] کرتا ہے۔

یکے بر سر شاخ بن می برید
خداوند بستان نگہ کرد و دید
بگفت گر این مرد بد میکند
نہ با من کہ با نفس خود میکند

اے بلوچ جہالت کی حد ہو گئی۔ تو اب تک یگانوں اور بیگانوں میں فرق نہیں کر سکتا۔ کب تک سانپ کو آستین میں پالتا رہے گا۔ ذرہ سنبھل جا۔ جاگ اور کمر ہمت کو کس کر آگے بڑھ نفاق اور عناد کی پٹی کو آنکھوں سے دور کر۔ اور اسلام کا جو [illegible] تبلیغ کے [illegible] وہ دنیا کو اس طرح [illegible] رخ [illegible]

اس وقت جبکہ [illegible] بلوچوں کو دعوت عمل دی جا رہی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ دنیا کے [illegible] میں جوش کی موج امڈ رہی ہے۔ وہ جوق در جوق۔ ٹولی کے ٹولی ہو کر جیکب آباد کا رخ کرتے اس واسطے نہیں۔ کہ انہیں کسی کا تخت لینا ہے۔ اس واسطے نہیں۔ کہ ملک گیری [illegible] جانا ہے۔ بلکہ اس واسطے کہ دنیا کو تیری زندگی کا یقین ہو۔ اور دوسری قومیں تمہیں زندہ تصور کریں۔

اے قلب مضطر! اس طرف چل جہاں شفق بھی بلا رہی ہے۔ اس طرف جا جہاں کی دعوت بھی آسمانی قوت سے دی ہے۔ اے بلوچ آؤ۔ اور اپنے سرداروں کو اکٹھے کر کے مستقبل کیلئے ایک پروگرام تیار کریں۔ اور دنیا کو بتائیں کہ بلوچ جیسا بھی ہو۔ آخر بلوچ ہی ہے بلوچ فطرتاً ایک آزاد قوم واقع ہوئی ہے۔ اور اس کی مثال اس بات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جن دو ملکوں میں بلوچوں کی اکثریت ہے۔ وہ آج تک غیر مذاہب کے زیر نہ ہو سکی۔ اگرچہ یہ بات درست ہے تاہم آپ کو کراچی میں اکثر بلوچ افراد [illegible] میں [illegible] گداگری لئے ہوئے نظر آئیں گے۔ نہ فقط یہ بلکہ ان پیشہ وروں کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ [illegible] جس نے [illegible] کی نظروں میں ذلیل اور شرمسار کر رکھا ہے غیر اقوام کے سامنے کوئی بھی جو بلوچ جس قدر اعلیٰ مرتبہ کا ہو۔ اپنی قومیت کو ظاہر کرنے سے [illegible] سمجھتا ہے یہ سب کچھ آپ محسوس کرتے ہیں لیکن کبھی آپ نے اپنے گریبان میں سر ڈال کر اس دھبے کے صاف کرنے کیلئے کوئی تجویز سوچی۔ تجویز یا سوچی [illegible] تو معلوم ہے کبھی اس کا خیال بھی دل میں نہیں لایا اور کیوں لاتے۔ آپ کی [illegible] اگر قوم زندہ ہو یا نہ ہو۔ بلکہ قوم کی زندگی کو آپ اپنے لئے سم قاتل قرار دیتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ اگر آپ نے قوم کی خبر گیری نہ کی۔ تو قوم جیسا کہ رفتار زمانہ سے معلوم ہوتا ہے۔ یا تو نیست ہو جائے گی۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ اس کی ہستی آپ کی ہستی ہے یا اس کی جگہ ایک دوسری نسل لیگی۔ جو کہ مستقبل میں آپ پر نفرت کی نظر کرے گی اور آپ کو پاؤں تلے [illegible] رہے گی۔ اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ آپ اس مصیبت زدہ قوم کی دستگیری کریں۔ اور اس طرح کا ایک عظیم الشان کارخانہ جس میں ایک لاکھ بلوچ کام کر سکیں۔ بنایا جائے۔ جس سے نہ فقط قوم کی اقتصادی اور معاشرتی حالت درست ہوجائیگی بلکہ ملک کی حالت بھی بدل جائے گی۔ لیکن اب یہاں پر یہ سوال اٹھتا ہے۔ کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب آپ کو مشکل لگے تو لگے۔ لیکن میں کہوں گا کہ آج بھی بلوچوں میں ایسے اشخاص موجود ہیں۔ جو آگے بھی بڑھ کر کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اس میں میرے خیال ناقص کے مطابق زیادہ سے زیادہ اگر خرچ آئے تو ایک کروڑ سے زیادہ نہیں آسکتا۔ یہ اتنی بڑی رقم نہیں۔ جس سے کہ آپ عذر کریں بلکہ جس قوم میں کہ اپنی عظمت ہو وہ اس سے بھی بڑھ کر کام کر سکتی ہے۔ آج بلوچوں میں خدا کی مہربانی سے تین ریاستیں موجود ہیں اگر یہ چاہیں۔ تو بلوچوں کی گزشتہ عظمت کو پھر دوبالا کریں۔ اس فیکٹری سے نہ فقط مزدور جماعت کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بلکہ

(باقی آئندہ)

http://baask.com/literature

ہز ہائنس خان قلات کی تقریر بقیہ صفحہ ۵

کہ کسی شخص کو یا مال مویشی کو بغیر اجرت یا کرایہ کے سرکاری اغراض کیلئے پکڑا جاوے۔ اگر کسی وقت ریاست کیلئے مزدوروں کی یا شتران بار برداری وغیرہ کی ضرورت ہو۔ اُن کو مقررہ شرح اجرت یا کرایہ پر لیا جاوے۔ اُن کی اجرت کام کی اختتام پر یا منزل مقصود پر پہنچکر فوراً ادا کی جاوے اور مزدوروں اور کرایہ کشوں کو انتظار میں رکھکر نقصان اور تکلیف ہرگز نہ دی جائے۔

آئندہ کے لئے یہ تجویز کی جارہی ہے کہ مزدوروں و مال کی بار برداری کیلئے ٹھیکیدار مقرر کئے جاویں اس تجویز سے ہمیں امید ہے کہ آئندہ کسی قسم کی شکایت باقی نہ رہے گی۔ یہ رعایت ایک بڑی بھاری رعایت ہے۔ جس کیلئے ہماری عزیز رعیت کو بہت فائدہ پہنچیگا۔ اور اس کیلئے وہ ہمیشہ شکرگذار رہیں گے۔ علاوہ ازیں ماہ مئی و جون میں ہم نے اپنے وزیر اعظم کو کولان میں اس غرض سے بھیجا تھا۔ کہ وہ رعایا کی شکایات کے متعلق موقعہ پر دریافت کریں اور جہاں رعایا کی شکایات جائز پائی جاویں جہاں تک ممکن ہو سکے اُن کو رفع کرنے کا فوراً انسداد کیا جاوے چنانچہ اُن کی دریافت و سفارش کا یہ نتیجہ ہوا کہ سسٹم جو کی کار کو بند کر دیا گیا۔ نصاب کا محصول منسوخ کر دیا گیا۔ اور قحط سالی کی وجہ سے کرز کٹری اور کولہ کا محصول بند کا جوں پر جزوی طور پر معاف کر دیا گیا۔ وغیرہ۔

ہم اپنی رعایا کو اطمینان دلانا چاہتے ہیں کہ ہم اُنکی بہبودی کیلئے ہر ممکن سامان مہیا کرنیکی کوشش میں ہیں مگر انکو اس امر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ کوئی کام بغیر روپیہ کے نہیں ہو سکتا ہے۔ جائز و مسائل مالیات سے انہیں کسی طرح گریز کرنیکی کوشش نہیں کرنی چاہئے ہمیں پوری توقع ہے کہ وہ بدستور سابق اور ہمیشہ مقامی افسران کی جائز خدمت اور کرنیکے لئے مستعد رہیں گے۔ اور اپنی نمک حلالی و وفاداری کا بدستور سابق پورا ثبوت دیتے رہیں گے۔ جو یقیناً اُن کی بہبودی اور ہماری خوشنودی کا باعث ہوگا۔

تردید

از غلام محمد جیوجان بلوچ یزدانی از کراچی
در تعقیب مضمون پرچہ نمبر ۲۴ صفحہ ۳
البلوچ اخبار

بندہ اتفاقاً از گوادر حرکت وارد کراچی شدہ در ادارۂ محترمۂ البلوچ داخل بودم پرچہ شمارہ فوق مضمونے بر خلاف مضمون اینجانب کہ در شمارہ ۲۲ اخبار البلوچ شائع نمودہ بودم بنظرم گذشت۔ کہ بر اینجانب ہجوم و بر ملت و دولت داغ بیہودہ آوردہ است کہ در طلسم سکنت از تشدد ماموریں در شکنجہ بستہ شدہ بالآخر روئے بفرار آوردہ اند" حق طلبی۔ چونکہ آخوند ملا عبد الواحد صاحب ناشر مضمون فوق از اہل سکنت بستند البتہ علاقہ رشتہ داری او را چنین تعلق اقتضا میکند۔ تا کہ رشتہ داران خود را ازیں منزہ ملت و دولت را مقصر نماید و علاوہ ازیں مشار الیہ عیناً حالات کمران را مشاہدہ نمودہ فقط باستماع زبانے شان اعتماد و مطابق مقالات شان این افواہ را در البلوچ نشر نمودہ است۔ اخیراً بالعموم بلوچان ایرانی متفقہ اظہار میداریم کہ زیر لطف ملوکانہ اعلیحضرت پہلوی ہستیم و اگر کسی ہرگونہ شکایتی دارد بادارۂ حکومت کل بلوچستان مواجہ و بالمواجہت نماید کہ بدون نقص رعایا رسیدگی خواہد شد۔ و ما از آستان اقدس اعلیحضرت شاہنشاہی پہلوی ارواحنا فداہ ملتمس ہستیم کہ بذل توجہ فرمودہ بگماشتن قشون ظفر نمون متمردین را قلع و قمع و رفاہ حال رعایا را تامین فرمایند و نیز تاسیس ادارات تدریسیہ را در مکران مراحم خسروانہ را شامل حال فرمایند۔

البلوچ میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

توجہ حکومت سعیدیہ بہ بندر گوادر

در شمارہ ۱۰ البلوچ عنوانے بنام بندر گوادر بنظر گذشت بار دیگر بر آن توضیح میدہیم کہ گوادر اگرچہ یک یا بطور بخشش بخاندان سعیدیہ رسیدہ است مگر علاوہ تحت مملکت سلطان مسقط است در بندر گوادر تقریباً بیست ہزار نفوس در ظل حمایت و مراحم سلطنت سعیدیہ بر وجہ رفاہیت و استراحت متمکن اند۔

و حکام گوادر در زیر نگاہ والی آن صادر میشوند و حل معاملات بہ شرع و امور سیاسی بہ جرگہ و دیگر منازعات متفرقہ بہ مصالحت و رضامندی طرفین فیصلہ کردہ میشوند۔ در بارۂ محکمۂ قضاء چیزیکہ بنگاہ گذشت قطعاً غلط است (در بارۂ محکمۂ قضا چیزیکہ در البلوچ نشر شدہ بود بکلی صحیح است۔ مدیر) اتفاقاً اگر در دادخواہی فردی ما بجائے انصاف ظلم و تعدی بسبب اعلان و قاعدۂ نافذۂ حکومت سعیدیہ او را حق است کہ فریاد خود را بدربارگاہ فیض مآب رعایا پرور سلطان سید سعید خلد اللہ ملکہ در مسقط برساند کہ فیصلہ در آنجا بالانصاف خواہد شد۔

(۱) افواہاً شنیدہ کہ رعایا نسبت بآبادی بلسری بحضرت سلطان صاحب عرض نمودہ را جع نمودہ اند۔

(۲) قبل ازیں در شمارہ ۱۵ روزنامہ مضمونے از جانب اہالی گوادر در بارۂ تعلیم بحضرت سلطان صاحب بر آمدہ بود الحمد للہ کہ بتاریخ ۴ ماہ شعبان معظم کہ با عدہ از وزرائے سلطنت سعیدیہ (مسقط) مولانا سید بن سلطان سید فیصل نوراللہ مرقدہ برفاقت خان بہادر احمد بن محمد الشبیلی صاحب از قدوم میمنت لزوم خویش اہل گوادر را سرفرازی بخشیدہ اند۔ و توجہ کاملی ضروریات رعایا و حالت مدرسہ را معاینہ فرمودہ گوش گذار سلطان نمودند امید است بزودی انتظام امور فرمودہ و تعلیم مدرسہ از حالت تنزل بترقی سر انجام پذیر خواہد شد۔

(۳) در عصر حاضر یک داکتر مسمی از طرف دو سال است کہ در اینجا متمکن است و اہالی گوادر بیمار گشتگان سرکاری از معالجہ ایشان مستفید گردیدہ اند۔ امید قوی است کہ بشاہرہ مناسب و معتدل اکتفا نمودہ خدمات سرکاری را اختیار نمایند۔ یا کدام داکتر دیگر برائے معالجہ رعایا و غرباء مقرر گردانیدہ شود۔ واز لطف سلطان کریم ابن الکریم بعید نیست

بر کریمان کارہا دشوار نیست

زندہ و پائندہ باد سلطنت سعیدیہ آمین ثم آمین
این دعا از اہل گوادر لیکن یا رب قبول
بہر قرآن مجید و بہر سر تاج رسول
ہم صبا در پیچ گاہ طبع عادل اعلیٰ
زندہ و پائندہ کن سلطان با ہر تول
حبذا ان نستریح فی ظل سلطان السعید

(نامہ نگار از گوادر)

نوٹ۔ ما از جانب ادارۂ البلوچ بحضرت سلطان عالی ادام اللہ اقبالہ و یہ تبریک پیش می کنیم ما ہم از توجہ عالی ایشان عم بزرگوار و شفیق سید ملک بن سید فیصل جناب نواب زادہ بمعیت پرائیوٹ سکرٹری سلطان صاحب خان بہادر احمد شبیلی در بندر گوادر شدہ اند استقبال مخلصانہ می کنیم و تہنیت ہستیم کہ اینجانب در نمبر البلوچ تحریر نمودہ بود برائے تحقیق

http://baask.com/literature

... ار کوٹہ نمودہ ... کہ ... رپورٹ خود
سالار سلطان مسقط ... جلالت ... خواہند کرد
و اینکه ... نمودہ ... حقیقت و
واقعیت حال ... از ... صاحب ... در
پیش ... علاقہ ... وقتی ... حق
ہم ... تحقیق ... نمودہ ... واقعیت ... حق
خواہند ... محض ... محض ... طرف ... نام ...
... کرد ... است ... و ما
... اعلیحضرت ... سعید ... خود حق ...
... سلطان ... مسیح ... اسلام
خواہد ... مستقی ... محض ... خواہد
... خواہد ... نمود ... در
... سلطان ... خواہیم کرد

(البلوچ)

نتیجہ فیصلہ پرول خان و تیمور شاہ

و ... در ... حالات ... بوقت ...
بیچ ... پرول خان
و تیمور شاہ ... تربت ...
... اختیار
... گرگی ... خود را
... شیر خان صاحب
... قلعہ ... این
... و ... تحقیق
... میشود ... یا ...
... خطرہ
... است
... قتل
... دوست محمد خان
... بعد
... [illegible]
... با ...
... مولانا ... خان ...
... علم ... محمد ...

رضا داده ... صاحبان
ازعوف حال ... مجبوراً استعفا کردند
(نامہ نگار از کران)

(نوٹ) وزیر ... خان صاحب ... نسبت
... مظالم ... شکایات ... طرف مکران
تشریف بردند ... اقوام ... حسم براہ ...
... منظوری ... ہم ...
... شکیل ... وماہم توقع ...
گورنر ... رحم النساں فیصلہ ...
مجری ... گورنر ... مطابق ...
است ... کرد حق النساں ... بے انصاف
کردہ شدہ ... گورنر ... خود صدیق
... کہ ... سردار ... شاہ ...
النساں ... و فتوائی قتل
... نیست ... سردار
دوست محمد ... کبیرہ و شرک
... مستحق ...
... العادہ ... وجوہ
... فیصلہ ... شریع
... شریعت ... ترتیجہ
قاضی شرع ... بودہ
(البلوچ)

کتاب افاذة المصلی

کتاب افاذة المصلی عربی ... قیمت ...
... بتقریب ... شہر
... رمضان المبارک ... شوال
المکرم ... ہم کردہ شدہ ... امید ہست
... علم ... ہست ...
دانستہ ... رغبت نمائید
... کتاب ...
... کتاب ...
... [illegible]

ملنے کا پتہ: صاحب ... حضرت مولوی عبداللہ صاحب
اسٹیشن مصری بلوچستان

قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زھوقاہ

سیاہ بادل منڈلا منڈلا کر آتے ہیں۔ اور بھرے آسمان کو چھپا لیتے ہیں۔ چاند اور ستارے یک وقت نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ جگہ جگہوں پر سیاہی اور تاریکی چھیل جاتی ہے۔ راستہ چلنے والے مسافر کہیں کے کہیں نکل جاتے ہیں قرطاس ارض پر ایک ہولناک اور وحشتناک نمان پیدا ہوتا ہے۔

آخرکار بادل پھٹ جاتے ہیں چادر ظلمت تار تار ہو کر فضائے آسمانی میں بکھرنا شروع ہو جاتی ہے۔ آسمانی تجلیات اہل عالم کو دعوت نظارہ دینے لگتی ہیں۔ ستاروں کی نورانی کرنیں بھٹے ہوئے بادلوں میں سے جھانک جھانک کر عرصہ روزگار کو منور کر دیتی ہیں۔ اور صفحۂ گیتی کو ظلمت کے مقابلہ میں نور کی فتح و نصرت کا روح پرور پیام دیتی ہیں۔

حق نور ہے اور باطل ظلمت! باطل زیادہ عرصہ تک حق کی تاب نہیں لا سکتا۔ حق اس لئے ہے کہ غالب ہو۔ اور باطل کا وجود اس لئے ہے کہ وہ حق کی شان کو دوبالا کرے۔

(ماسٹر ... محمد شمسی معاون)

زندہ باد سلطان مسقط

عم بزرگوار سلطان مسقط۔ جناب مولانا سید ملک صاحب بن مرحوم سلطان سید فیصل اور مولانا احمد شبلی صاحب پرائیوٹ سکریٹری سلطان موصوف ... شعبان المعظم ... کو گوادر تشریف لائے ہیں۔ حضرات موصوف کی آمد پر ادارہ البلوچ کی طرف سے معرفت ... ۱۳ر دسمبر کو آن کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔

احمد شبلی گوادر

سید ملک اور اپنی تشریف آوری گوادر پر ہدیہ تہنیت قبول فرمائیے۔ امید کرتے ہیں۔ کہ سلطان تک صحیح حالات پہنچائے جائیں گے۔ جن کی طرف البلوچ نے توجہ دلائی ہے۔ (البلوچ)

[illegible]

امریکہ و جرمنی کی نئی ایجاد
ہکولائیٹ

دانت بالکل نئے مصالحہ اور امریکن نئے طریقے سے بنائے جاتے ہیں ہکولائٹ سے بنائے ہوئے دانت وزن میں بالکل ہلکے اور خوبصورت ہونے کے اتنے مضبوط ہوتے ہیں۔ کہ ٹوٹتے نہیں۔ اب تمام یورپ میں مصنوعی دانتوں میں ہکولائٹ پلیٹ ہی استعمال کرتے ہیں۔ اس سے عمدہ آج تک اور کوئی مصالحہ ایجاد نہیں ہوا۔ بغیر پلیٹ کے دانت بھی بنائے جاتے ہیں مصنوعی آنکھیں بھی دستیاب ہو سکتی ہیں۔

۳۲ سال کا تجربہ ہے

ڈاکٹر برکت علی دندان ساز
نپیر روڈ کراچی